# اشعار و ترجمۂ اشعار امام ابو محمد عسکریؑ

محترمہ بنت زہرا نقوی ندی آل الہندی معلمۂ جامعۃ الزہراء، لکھنؤ

یا من الیه المبتهل
یا من علیه المتکل
یامن اذا ما آمل
یرجوه لم یخط الامل

یعنی اے وہ پروردگار جس کی بارگاہ میں بڑی گڑگڑاہٹ سے درخواست کی جاتی ہے اور جس سے لو لگانے والوں کی ڈھارس کبھی ختم نہیں ہوتی۔

غفلت وحادی الموت فی اثری یجد
وان لم ارح یوما فلابد ان اغد
وانعم جسمی باللباس ولینه
ولیس لجسمی من لباس البلابد
کانّی به قد مر فی برزخ البلا
ومن فوقه ردم ومن تحته لحد
وقد ذهبت منّی المحاسن وانمحت
ولم یبق فوق العظم لحم ولاجلد
اری العمر قد ولی ولم ادرک المنی
ولیس معی زاد وفی سفری بعد
وقد کنت جاهرت المهیمن عاصیا
واحدثت احداثا ولیس لهارد
وارخلیت دون الناس سترامن الحیا
وماخفت من سریٰ غدا عنده یبد
بلیٰ خفته لٰکن وثقت بحلمه
وان لیس یعفو غیره فله الحمد
فلو لم یکن شیء سوی الموت والبلا
ولم یک من ربی وعید ولا وعد
لکان لنا فی الموت شغل وفی البلا
عن اللهو لٰکن زال عن رائنا الرشد
عسیٰ غافر الزلات یغفر زلّتی
فقد یغفر المولی اذا اذنب العبد
انا عبد سوء خنت مولائی عهده
کذالک عبدالسوء لیس له عهد
فکیف اذا احرقت بالنار جثتی
ونارک لایقوی لها الحجر الصلد
انا الفرد عند الموت والفرد فی البلا
وابعث فردا فارحم الفرد یافر

یعنی میں غفلت کا شکار ہوں اور میرے پیچھے موت کا حدی خواں مصروفِ حدی خوانی ہے۔ اگر آج میں نے سفر نہ کیا تو کل یقینا کوچ کروں گا۔ میرے بدن نے ملائم کپڑے

میں آرام پایا ہے تو ایک دن اسے کھردرے کپڑے میں بھی ملبوس ہونا ہے۔ گویا میں مشاہدہ کررہا ہوں کہ وہ جسم برزخ آزمائش میں لایا گیا ہے اور اس کے اوپر مٹی کا بوجھ اور نیچے لحد ہے۔ تمام محاسن جسمانی مٹ گئے ہیں اور اب ہڈیوں پر کھال اور گوشت بھی باقی نہیں رہ گیا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ عمر نے روگردانی اختیار کرلی اور مقصد زندگی بھی حاصل نہیں ہوا۔ سفر دور کا ہے اور سامان سفر بہت مختصر۔ میں نے اپنے نگراں کے سامنے گناہ کئے اور قسم قسم کے مجھ سے افعال سرزد ہوئے جن سے انکار ممکن نہیں ہے۔ شرم کی وجہ سے میں نے اپنے اور دوسروں کے بیچ جو پردے ڈال رکھے تھے اور جن کاموں کو مخفی رکھنے کی سعی کی تھی وہ کل قیامت کے دن خدائے برحق کے سامنے ظاہر ہوجائیں گے۔ سچ ہے میں نے اپنے افعال واعمال دوسروں سے مخفی رکھے پر خلاق کریم کے حلم پر بھروسہ کیا کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی معاف نہیں کرسکتا پس وہ غفار وستار بے حد لائق حمد وشکر ہے۔ اگر موت اور بلا دو ہی چیزیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدو وعید کچھ نہ ہوتا تب بھی تقاضائے عقل وفہم یہی تھا کہ ہم لہو ولعب پر موت اور آزمائش کی فکر کو مقدم رکھتے لیکن حیف صد حیف کہ ہماری فکر سے رشد زائل ہوگیا۔ خدائے رحیم ورحمن ہی سے امید ہے کہ ہماری غلطیوں کے سلسلے میں عفو سے کام لے گا کیونکہ مولا اپنے بندے کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ میں ایسا بندۂ بد ہوں جس نے اپنے مولیٰ سے وعدہ وفائی نہ کی ایسے عبد سوء کے لئے اس کے سوا کوئی پناہ نہیں ہوسکتا۔ پروردگارا! اس وقت کیا حالت ہوگی جب تو میرے جسم کو نذر آتش کردے گا اور آگ بھی ایسی جس کو پتھر بھی برداشت نہ کرسکیں گے۔ بارالٰہا میں اس منزل آزمائش یعنی دنیا میں بھی تنہا ہوں اور بعد مرگ بھی تنہا رہوں گا اور مدفن سے بھی تنہا ہی اٹھوں گا اے خالق یکتا وواحد مجھ بے کس وبے بس کی حالت پر رحم وکرم فرما۔

اری الدنیا تجھز بالظلاق
مشمرة علی قدم و ساق
فلا الدنیا بباقیة لحیٍّ
ولا حی علی الدنیا بباق
کان الموت والحدثان فیھا
الیٰ الفتی فرسا سباق
فیا مغرور بالدنیا رویدا
ومنھا خد لنفسک بالوثاق

یعنی میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا اپنے دامن سمیٹے اور پائینچے چڑھائے روانہ ہونے کو تیار ہے نہ وہ کسی ذی حیات کے لئے باقی رہنے والی ہے اور نہ ہی کوئی بھی صاحب حیات اس کے لئے باقی رہے گا۔ دنیا میں موت اور حوادث گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے جیسے ہیں جو جواں مردوں کی جان کی جانب بڑھ رہے ہیں پس اے دنیا پر گھمنڈ کرنے والے ذرا آہستگی اختیار کر اور دنیا سے ایسی چیز کو انتخاب کرلے جو بھروسے کے لائق ہو۔

۞۞۞